Press Release
پریس ریلیز

मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
پارلیمنٹ ایکٹ کے تحت ۱۹۹۸ء میں قائم شدہ مرکزی یونیورسٹی
گچی باؤلی حیدرآباد 500 032۔تلنگانہ
فون:-040-23006606' 23006612-15 (104)' فیکس:23006606' ای میل:-manuupro1@yahoo.com' ویب سائٹ:www.manuu.ac.in

6/مارچ 2019

دینی مدارس زبان، ادب وثقافت کے امین ومحافظ: پروفیسر حسن عباس

اردو یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی کے قومی سمینار کا افتتاح۔ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ودیگر کے خطاب

حیدرآباد،6/مارچ (پریس نوٹ) دینی مدارس زبان، ادب وثقافت کے امین ومحافظ ہوتے ہیں۔مدارس کے باعث سارے ملک میں علوم کو فروغ ملا۔مدارس میں دینی علوم و فنون یعنی فقہ، عربی وفارسی قواعد کے علاوہ علم ہندسہ، اخلاقیات ودیگر علوم بھی پڑھائے جاتے تھے۔رامپور کا مدرسہ عالیہ جس کا قیام 1774 میں عمل میں آیا تھا، وہاں اساتذہ کی تعداد 500 تک پہنچ چکی تھی۔ یہاں پر تمام علوم وفنون کا درس دیا جاتا تھا۔ان خیالات کا اظہار پروفیسر حسن عباس، ڈائرکٹر رضا لائبریری، رامپور، اترپردیش نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں شعبۂ فارسی اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی کے اشتراک سے 2 روزہ قومی سمینار کے افتتاحی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے کیا۔سمینار کا عنوان ''ہندوستانی تہذیب، ثقافت اور علوم وفنون کے فروغ میں مدارس کے حصہ (فارسی، عربی اور اردو ادبیات کے تناظر میں)'' تھا۔

پروفیسر عباس نے بتایا کہ مدارس کے زیر اثر محض دینی کتب کا ہی نہیں بلکہ کئی اہم کتب کا فارسی میں ترجمہ ہوا ہے۔اخلاقیات پر مبنی کئی کتابوں کا سنسکرت اور ہندی سے فارسی تراجم ہوئے۔انہوں نے کہا کہ مختلف اہم کتب کے کئی کئی تراجم منظر عام پر آجاتے ہیں۔اس سے دیگر اہم کتب کے تراجم نہیں ہو پاتے اور لوگ اس کے فیض سے محروم رہ جاتے ہیں۔اس لیے جن اہم کتب کے تراجم ہو چکے ان کی فہرست کی تیاری ضروری ہے۔انہوں نے تاریخی حوالوں سے ہندوستان میں فارسی کی ترویج کے متعلق بتایا اور کہا کہ سکندر لودھی کے عہد میں غیر مسلم افراد نے بھی فارسی پڑھنی شروع کی۔انہوں نے اردو یونیورسٹی کو مولانا ابوالکلام آزاد کے خوابوں کی تعبیر قرار دیا جہاں علوم کی تعلیم کا اردو میں نظم ہے۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اردو ذریعہ سے اپنی اسکولی تعلیم پوری کی۔وہ سائنس پڑھنا چاہتے تھے لیکن اردو میں مواد دستیاب نہ تھا۔اس لیے انہوں نے خود ماہنامہ ''سائنس'' کا اجرا کیا۔سائنس لکھتے لکھتے انہیں قرآن کو ترجمہ سے پڑھنے کا موقع ملا اور انہیں محسوس ہوا کہ یہی مقصدِ حیات ہے۔قرآن میں اس کے فرض ہونے کا حکم ہے لیکن لوگ اس کو نظر انداز کردیتے ہیں۔قرآن کی پہلی وحی میں اللہ کے نام سے پڑھنے کا حکم ہے۔ یہاں پر لوگ سمجھ نہیں پاتے اور اخلاقیات سے دور ہو جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کسی جانور کی کلوننگ ہوسکتی ہے لیکن کسی انسان کی نہیں۔ کیونکہ انسان ایک معاشرے سے نکل کر آتا ہے۔اس ماحول کی عدم فراہم کے باعث کسی انسان کا کلون تیار کرنا ممکن نہیں۔انہوں نے کہا کہ سائنس کے میدان میں مسلمانوں کا اہم کارنامہ تجربات کا آغاز ہے۔اس سے قبل سائنس محض فلسفہ کی حد تک تھی۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ بچوں میں سوال کرنے کی عادت کو بڑھاوا دینا چاہیے۔جواب سے بچنے کے لیے ان پر رعب جھاڑنا گویا بچوں کی نشو ونما کو روکنے کے مترادف ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، شیخ الجامعہ، المعہد العالی، حیدرآباد نے کہا کہ جہاں مولانا حالیؔ کو اردو شاعری محض شراب وکباب کی نظر آئی وہیں علامہ اقبالؔ نے بھی شعرا وادباء کے ذہنی دیوالیہ پن کی شکایت کی۔ پھر جب کیمونزم کا غلبہ ہوا تو شاعری میں روزگار کے مسائل نظر آئے۔اگر کہیں اخلاقیات کی شاعری نظر آ بھی جاتی تو اسے مذہبی قرار دے کر ادب سے خارج کر دیا جاتا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ اچھے انداز میں کسی بات کو پیش کرنا تعمیری ادب ہے۔اردو ادب کی ابتداء خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی ''معراج العاشقین'' سے ہوتی ہے۔مدارس کے فارغین نے کئی لغتیں بھی تحریر کیں۔جس سے یقینی طور پر زبان کو فائدہ ہوا۔مکتوبات، ڈرامے، افسانے وغیرہ تو زبان کا حصہ ہیں لیکن اسے پھلنے پھولنے کے لیے اس میں سائنسی علوم کے ذخائر کی بھی ضرورت ہے۔مولانا رحیم الدین انصاری، صدرنشین، تلنگانہ اردو اکیڈیمی نے کہا کہ مدارس کو نبی کریمؐ کا گھر قرار دیا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ مانو اور اردو اکیڈیمی کے اشتراک سے اردو کے کاز کے لیے کام کرنے کے خواہاں ہیں۔ حجۃ الاسلام ڈاکٹر سید نثار حسین، رکن تلنگانہ وقف بورڈ نے دینی مدارس کے طلبہ کو اردو یونیورسٹی میں چلائے جارہے رابطہ (برج) کورسز میں داخلہ لینے کی صلاح دی۔ڈاکٹر رضوانہ زرین، پرنسپل جامعۃ المومنات، حیدرآباد نے بھی خطاب کیا۔ڈاکٹر رضوان احمد، ڈائرکٹر سمینار نے ابتداء میں خیر مقدم کیا۔پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی نے کارروائی چلائی۔ڈاکٹر جنید احمد، اسسٹنٹ پروفیسر فارسی نے شکریہ ادا کیا۔شعبہ کے اساتذہ پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر عصمت جہاں، ڈاکٹر قیصر احمد، ڈاکٹر مصطفی اطہر نے انتظامات کی نگرانی کی۔میر مصطفی علی کی قرأت کلام پاک سے جلسے کا آغاز ہوا۔اس موقع پر ڈاکٹر فضیل، گیسٹ فیکلٹی، عربی کی کتاب ''افکار وخواطر'' کی رسم اجرا بھی انجام دی گئی۔

عابد عبدالواسع
پبلک ریلیشنز آفیسر

نوٹ:- خبر اور تصاویر ای میل سے روانہ کی جارہی ہے۔